

عَلَىٰ خَيْرِ مَا نَبِيٍّ

دَرَسِ حَدِيثِ

بِأَنَّكَ تَعْلَمُ

حضرت اقدس پیر و مرشد مولانا سید حامد میاں صاحب کا مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث ”خاتقاہِ حامدِ چشتیہ“ رانیونڈ روڈ لاہور کے زیر انتظام ماہنامہ ”انوارِ مدینہ“ کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدس کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے اللہ تعالیٰ حضرت اقدس کے اس فیض کو تاقیامت جاری و مقبول فرمائے، آمین۔

ندامت و اعترافِ گناہ پھر توبہ استغفار

(درس حدیث نمبر ۶۲/۳۰۸)

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَىٰ خَيْرِ خَلْقِهِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ
وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ آمَنًا بَعْدًا!

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ باری تعالیٰ اپنے بندوں کی طرف اُن کی توبہ قبول فرمانے کے لیے ہر وقت ہی توجہ فرماتے ہیں، اس بات کو آقائے نامدار ﷺ نے ان کلمات سے تعبیر فرمایا کہ إِنَّ اللَّهَ يَسْتُطُّ يَدَهُ بِاللَّيْلِ لِيَتُوبَ مُسِيءُ النَّهَارِ یعنی حق تعالیٰ اپنا دست پاک رات کو بھی کھولے رکھتے ہیں تاکہ جس نے دن میں گناہ کیے ہیں وہ رات کو معاف کرا لے وَيَسْتُطُّ يَدَهُ بِالنَّهَارِ لِيَتُوبَ مُسِيءُ اللَّيْلِ اور دن کو بھی اپنا دست رحمت کھولے رکھتے ہیں تاکہ وہ شخص جس نے رات میں گناہ کیے وہ دن کو معاف کرا لے، آگے فرمایا حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا ! کہ یہ سلسلہ جاری رہے گا (یعنی دستِ رحمت کھلا رہے گا) یہاں تک کہ سورج مغرب کی طرف سے طلوع ہو، گویا انسان کے لیے توبہ کا دروازہ ہر دم کھلا رہتا ہے وہ ہر وقت اپنے خالق سے اپنی غلطیاں اور خطائیں معاف کرا سکتا ہے۔

ایک روایت میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سرورِ کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بندہ کے توبہ کرنے پر اُس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتے ہیں کہ جس کی حالتِ سفر میں چٹیل اور ویران میدان میں اُونٹنی گم ہوگئی تھی اُس اُونٹنی پر اُس کے کھانے پینے کا سامان بندھا ہوا تھا اور وہ تلاش کرتے کرتے مایوس ہو چکا تھا وہ پریشانی اور مایوسی کے عالم میں کسی درخت کے سایہ تلے لیٹ گیا اتنے میں دیکھا کہ اُونٹنی اُس کے پاس آگئی اور اُس نے اس کی نیل تھام لی اور انتہائی خوشی میں آکر کہنے لگا اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَبْدِيْ وَاَنَا رَبُّكَ ۱ اے اللہ ! تو میرا بندہ اور میں تیرا رب ہوں ! حالانکہ کہنا یوں چاہیے تھا کہ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ وَاَنَا عَبْدُكَ ، یا اللہ تو میرا رب میں تیرا بندہ ہوں ! مگر شدتِ خوشی میں اُس کے منہ سے غلط کلمات نکلے گویا حق تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے توبہ بہت بڑا ذریعہ ہے، اپنے گناہوں پر نادم ہونے اور دربارِ خداوندی میں عجز کا دامن پھیلانے سے خداوند کریم بہت خوش ہوتے ہیں !!

ایک اور روایت میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب بندہ یہ کہتا ہے کہ خداوند ! میرا یہ گناہ معاف کر دے تو خدا تعالیٰ فرشتوں سے فرماتے ہیں کہ میرا بندہ یہ جانتا ہے کہ اُس کا کوئی پروردگار ہے جو اُس کو گناہ پر پکڑنے والا اور معاف کرنے والا ہے اس لیے میں نے معاف کر دیا، اسی طرح جب وہ پھر گناہ کر لیتا ہے اور پھر نادم ہو کر معافی چاہتا ہے تو خداوند کریم پھر فرشتوں سے فرماتے ہیں کہ میرا بندہ یہ جانتا ہے کہ اُس کا رب ہے جو اُس کی گرفت بھی کر سکتا ہے معاف بھی کر سکتا ہے اس لیے میں نے اُس کو معاف کر دیا اور ساتھ ہی یہ بھی فرماتے ہیں فَلْيَفْعَلْ مَا شَاءَ ۲ اب جو چاہے کرتا رہے ! اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ بار بار ندامت اور پشیمانی کے باعث اب اس پر میری نظرِ رحمت ہوگئی ہے میری رحمت ہر وقت اس کے شامل حال رہے گی جس کی وجہ سے یہ گناہ کرے گا ہی نہیں !!

۱ مشکوٰۃ المصابیح باب الاستغفار و التوبة رقم الحديث ۲۳۳۲

۲ مشکوٰۃ المصابیح باب الاستغفار و التوبة رقم الحديث ۲۳۳۳

ایک روایت میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ آقائے نامدار ﷺ نے فرمایا
 إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا اعْتَرَفَ نَمَّ تَابَ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ ۱ یعنی جب بندہ اپنے گناہ کا اعتراف کر لیتا ہے
 اور پھر توبہ کرتا ہے تو حق تعالیٰ اُس کی توبہ قبول فرما لیتے ہیں ! گویا بندے کا اعتراف کرنا ضروری ہے
 اگر کوئی دل سے گناہ کا اعتراف نہ کرے اور زبان سے توبہ توبہ کی رٹ لگائے رکھے تو ایسی توبہ سے
 کچھ حاصل نہ ہوگا ! گناہ معاف کرانے کے لیے اس کے سوا چارہ نہیں کہ گناہوں کا اعتراف بھی کرے
 اپنی غلطیوں کو پیش نظر رکھے اپنی خطاؤں اور کوتاہیوں پر دل سے نادم بھی ہو اور آئندہ گناہ سے کنارہ کش
 رہنے کا عہد مصمم بھی کرے ! !
 انسان سراپا تفسیر ہے اس سے کبھی نہ کبھی گناہ ہو ہی جاتا ہے اگر گناہ نہ بھی ہو تو خطرہ ہوتا ہے کہ
 عبادت کرنے میں کوئی نہ کوئی کوتاہی ہوئی ہوگی اس لیے انسان کو ہر دم استغفار کرنا چاہیے ! ! !
 اپنا محاسبہ :

انسان کے لیے ضروری ہے کہ ہر وقت اپنا احتساب کرے ! اپنی غلطیاں پکڑتا رہے !
 اپنے عیوب پر نظر رکھے ! ایسا آدمی کامیاب اور خدا کے نزدیک پسندیدہ زندگی گزار سکتا ہے ! !
 دنیا میں جو جس قدر متقی اور بلند مراتب والے ہوتے ہیں وہ اتنے ہی زیادہ معافی کی طلب کرتے ہیں !
 خود انبیاء علیہم السلام باوجود گناہوں سے پاک ہونے کے دربارِ خداوندی میں گڑگڑاتے اور استغفار کرتے،
 چونکہ توبہ اور استغفار اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اور اللہ کی خوشنودی کے متلاشی وہی کچھ کرتے ہیں جو اُسے پسند ہو !
 اس لیے انبیاء علیہم السلام اور اسی طرح اُمت میں مقرب بندے کثرت سے استغفار کرتے رہے ہیں !
 استغفار سے مراتب بلند اور خطائیں معاف ہوتی ہیں ! اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق بخشے، آمین
 (مطبوعہ ماہنامہ انوارِ مدینہ فروری ۲۰۱۸ء بحوالہ ہفت روزہ خدام الدین لاہور ۳۱ مئی ۱۹۶۸ء)

